# 74989 - پراپرٹی کمپنیوں کے حصص کی زکاۃ

## سوال

کیا پراپرٹی کمپنیوں کے حصص میں زکاۃ واجب ہوتی ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال نمبر ( 69912 ) کے جواب میں حصص کی زکاۃ میں تفصیل بیان ہو چکی ہے، کہ اس میں زکاۃ کب واجب ہوتی ہو گی، اور کب واجب نہیں ہوتی؟

پراپرٹی کمپنیوں میں یہ حصص دو حالتوں سے خالی نہیں ہیں:

پہلی حالت:

یہ کمپنیاں تعمیرات اور اس پر تعمیر کردہ عمارت کو کرایہ وغیرہ پر دے کر فائدہ حاصل کرنے کے لیے اراضی خریدتی ہوں، تو ان حصص میں زکاۃ نہیں ہو گی، بلکہ ان حصص کے منافع اگر نصاب کو پہنچیں اور اس پر سال مکمل ہو جائے تو اس منافع میں زکاۃ ہو گی، کیونکہ ان اراضی اور پراپرٹی میں زکاۃ نہیں، بلکہ اس سے حاصل ہونے والے فائدہ میں زکاۃ ہے، اگر یہ فائدہ نصاب کے مطابق ہو اور سال مکمل ہو جائے.

اس پر متنبہ رہنا ہو گا کہ ان کمپنیوں کے خزانے میں نقدی رقم یا بنك میں کچھ رقم ضرور ہو گی، اور اس رقم پر زکاۃ واجب ہوتی ہے، لہذا ان حصص کے مقابلہ میں جو رقم ہو اسے معلوم کرکے ہر برس اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہے.

دوسری حالت:

لیکن اگر یہ کمپنیاں اراضی اور پراپرٹی اور عمارتیں تجارت کے لیے خریدتی ہیں، تو یہ حصص تجارتی سامان شمار ہونگے، لہذا ان حصص اور اس کے منافع دونوں میں زکاۃ واجب ہو گی، اس لیے ہر برس ان حصص کی قیمت کے مطابق اور ان کے منافع پر زکاۃ نکالی جائيگی.

پراپرٹی کمپنیوں کا اکثر کاروبار یہی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے ایك پراپرٹی کمپنی کے تابع زمین میں حصہ ڈالا اور اس پر کئی برس بیت گئے تو اس کی زکاۃ کیسے ادا کرے گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ یہ تجارتی سامان میں حصہ داری ہے؛ کیونکہ جو لوگ زمین میں حصہ ڈالتے ہیں، ان کا ارادہ تجارت اور کمائی ہوتی ہے، اس بنا پر ان پر ہر سال اس کی قیمت لگوانے کے بعد زکاۃ کی ادائیگی لازم ہو گی اگر اس نے تیس ہزار کا حصہ ڈالا ہے اور سال مکمل ہونے کے وقت ان حصص کی قیمت ساٹھ ہزار ہو تو اس پر ساٹھ ہزار کی زکاۃ ادا کرنی واجب ہو گی.

اور اگر سال مکمل ہونے کےوقت وہ دس ہزار صرف دس ہزار کے برابر ہوں تو اس کے ذمہ صرف دس ہزار کی زکاۃ ہو گی، سائل کے ذمہ جو باقی برسوں کی زکاۃ ہے وہ اس طرح اندازہ کرتے ہوئے ہر برس کی زکاۃ ادا کرے، لیکن اگر یہ حصص ابھی تك فروخت نہیں ہوئے تو جب یہ فروخت ہوں تو اس وقت اس کی زکاۃ ادا کی جائے، لیکن انسان کی اس میں سستی نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اللہ تعالی نے جو مقدر کیا ہے وہ فروخت کرے اور اس کی زکاۃ ادا کر دے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین ( 18 / 226 ).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے زمین میں حصہ داری کی اور اسے پانچ برس بعد فروخت کیا گیا، تو اس کی زکاۃ کیسے ادا کی جائیگی ؟

کمیٹی کےعلماء کرام کا جواب تھا:

" پچھلے چار برس کی زکاۃ وہ ہر برس کی قیمت کے مطابق زکاۃ ادا کرے گا، چاہے اس میں نفع ہوا ہو یا نفع نہ ہوا ہو، اور آخری برسوں میں اصل مال کے ساتھ اس منافع کی بھی زکاۃ ادا کرنا ہو گی" انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( 9 / 350 ).

چاہے کمپنی زمین فروخت کرتی ہو، جیسا کہ یہ ہے، یا پھر وہ اس پر تعمیرات کر کے اسے فروخت کرتی ہو.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایك ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے زمین خریدی اور خریداری کےوقت اس کی نیت تھی کہ وہ اسے تعمیر کرنے کے بعد فروخت کرے گا، اور اس کی قیمت حاصل کر کے اور زمین خریدے گا، اور اسی طرح، تو کیا اس حالت میں اس پر زکاۃ واجب ہو گی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اس زمین میں تجارتی سامان کی زکاۃ واجب ہو گی، کیونکہ اس نے منافع حاصل کرنے کے لیے زمین خریدی تھی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ خریداری سے قبل فروخت کی نیت کرے یا خریداری کے بعد، جیسا کہ کوئی شخص لباس سلائی کر کے فروخت کرنے کے لیے کپڑا خریدے" انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین ( 18 / 227 ).

واللہ اعلم .